عراق غیر مشروط طور پر کویت سے نکل جائے

مسئلے کا پر امن حل تلاش نہ کیا گیا تو دنیا تباہی کی لپیٹ میں آ جائیگی

کشمیر کے مسئلہ پر عراق بھارت کے مؤقف کا حامی ہے

تحفظِ حرمین شریفین موومنٹ کے قائد علامہ محمد مدنی سے جناب واجد علی اجد نمائندہ نوائے وقت کا انٹرویو

علامہ محمد مدنی، تحفظِ حرمین شریفین موومنٹ کے قائد مدینہ یونیورسٹی کے فاضل، ایم اے عربی (پنجاب یونیورسٹی) جامعہ علوم اثریہ جہلم کے مہتمم اور متحدہ جمعیت اہلحدیث کے رہنما ہیں۔ درج ذیل سطور میں آپ نے خلیجی جنگ پر اپنے تاثرات کا اظہار فرمایا ہے

اس کرہ ارض پر ہر با حمیت و غیور مسلمان، کویت جیسے پر امن و رفاہی ملک پر عراق کے غاصبانہ و جارحانہ قبضے نیز نہتے کویتی و غیر ملکی شہریوں کے خلاف عراقی فوجوں کی وحشیانہ کارروائیوں پر سراپا احتجاج بنا ہوا ہے اور عراقی بربریت کے خلاف آواز بلند کرنے کو اپنا جزوِ ایمان سمجھتا ہے۔ عراق کے صدر صدام حسین نے فراخدلی سے امداد کرنے والے ہمسایہ برادر عرب ممالک کویت پر قبضہ اور سعودی عرب کی مقدس سرزمین پر حملے کی خواہش کے ذریعے محسن کشی کا جو سنگدلانہ مظاہرہ کیا ہے اس کی مثال اقوام عالم کی تاریخ پیش کرنے سے قاصر ہے۔ تاہم سعودی عرب کے فرمانروا شاہ فہد بن عبد العزیز کی مدبرانہ قیادت اور مؤثر بروقت حکمتِ عملی کے باعث عراقی فوجوں کو اس مقدس سرزمین

کی طرف نگاہِ بد ڈالنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ دنیا بھر کی مہذب اقوام نے بلا امتیاز مذہب عراقی اقدام کی پرزور مذمت کی ہے اور عالمی برادری کی تائید و حمایت سے شاہ فہد بن عبدالعزیز سیال بارود سے بھرے ہوئے خلیجی خطے کو جنگ کے ہولناک شعلوں سے بچانے کے لیے کوشش کر رہے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار "تحفظ حرمین شریفین موومنٹ" کے قائد علامہ محمد مدنی نے خلیج کی صورتِ حال اور اس کے حل پر نوائے وقت کے ساتھ ایک خصوصی انٹرویو میں کیا۔ اپنی تحریک کے قیام کی ضرورت پر روشنی ڈالتے ہوئے علامہ مدنی نے کہا کہ کویت پر عراقی قبضے اور سعودی سرزمین کو عراقی جارحیت سے درپیش خطرات کی صورتِ حال میں ہمارے دلوں میں بحیثیت مسلمان مظلوم کی مدد اور ظالم و جارح کے خلاف نفرت کے جذبات پیدا ہونا ایک فطری امر تھا۔ لہٰذا ہم نے ان جذبات کی اجتماعی ترجمانی کے لیے "تحفظ حرمین شریفین موومنٹ" قائم کی تاکہ عراقی مظالم کے خلاف مؤثر آواز بلند کی جا سکے اور اس مقصد کے لیے ہم نے کراچی، لاہور، راولپنڈی سمیت ملک کے تمام اہم شہروں میں احتجاجی مظاہرے کیے اور صدام حسین کے پتلے نذرِ آتش کیے تاکہ عوام پر صدام کے اقدامات کی حقیقت واضح ہو سکے۔ انہوں نے کہا کہ صدر صدام کے بلاجواز اور جارحانہ اقدام کے نتیجے میں پوری دنیا ایک خطرناک عالمی جنگ کے دہانے پر پہنچ گئی ہے اور اس صورتِ حال سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ خود صدام اپنے ظلم کا اعتراف کرتے ہوئے کویت سے فوجیں واپس بلا لے۔ در نہ یہ ایٹمی دور ہے، وسائل کی بہتات نے دنیا کو ایک پیالے کی شکل دے دی ہے۔ آلاتِ جنگ بے حد خوفناک ہیں، اس لیے معمولی سی لغزش سے لاکھوں بے گناہ انسان گاجر مولی کی طرح کٹ جائیں گے اور دنیا شدید ترین اقتصادی بحران کی لپیٹ میں آ جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ اس صورتِ حال سے بچنے کا واحد طریقہ عراق کویت تنازعہ کا پرامن حل ہے اور وہ یہ کہ صدر صدام اپنی انا، ضد اور ہٹ دھرمی ترک کر کے امتِ مسلمہ کے وسیع تر مفاد کے لیے کویت کی سرزمین غیر مشروط طور پر خالی کر دے۔ علامہ مدنی نے کہا کہ اگرچہ صدر صدام کو راستے سے ہٹانے کے لیے یورپی ممالک، خصوصاً امریکہ، مسئلے کے فوجی حل اور اس کے مضمرات پر غور کر رہا ہے، تاہم احسن بات یہ ہے کہ عرب سرزمین کو جنگ سے بچانے اور پرامن ذرائع سے مسئلہ حل کرنے کی کوششیں کی جائیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ یہ بات متعدد مواقع پر کہہ چکے ہیں کہ ملک فہد بن عبدالعزیز نہایت مدبر اور دانشمند شخصیت ہیں جنہوں نے ہر موڑ پر صدام حسین کی ہٹ دھرمی برداشت کرتے ہوئے جنگ سے بچنے کی کوششیں کی ہیں، نیز یہ کہ وہ صمیمِ قلب سے امن کے خواہاں ہیں۔ "تحفظ حرمین شریفین موومنٹ" کے قائد

نے پرامن مذاکرات کے ذریعے خلیجی تنازعہ حل کرانے کے حوالے سے مصر کے صدر حسنی مبارک کی سفارتی وسیاسی کوششوں کو سراہتے ہوئے کہا، صدر مبارک اس وقت شاہ کے مضبوط بازو، اور شام کے صدر حافظ الاسد اور لیبیا کے کرنل معمر القذافی ان کے بہترین رفیق ومعاون بن چکے ہیں اور یہ ان رہنماؤں کی بہترین سیاسی بصیرت کا بروقت مظاہرہ ہے کیونکہ شاہ فہد بن عبدالعزیز جنگ کے نہیں بلکہ امن کے خواہاں ہیں۔ وہ فساد اور شر کی بجائے اصلاح اور خیر کے داعی ہیں اور انہی خوبیوں اور حسنات کی بنا پر عالمی برادری ان کی حمایت کر رہی ہے۔

تحفظ حرمین شریفین کے حوالے سے حکومت پاکستان کی پالیسی سے متعلق ایک سوال کے جواب میں علامہ مدنی نے کہا کہ صدر غلام اسحٰق خان کی ہدایت پر نگران حکومت نے جس جرأت اور دلیری سے کویت اور سعودی عرب کی حمایت کی ہے اور اپنی فوجیں تحفظ حرمین شریفین کے لیے بھیجی ہیں، اس پر ان کے لیے بے ساختہ دل سے دعائیں نکلتی ہیں، تاہم اگر بروقت کم از کم ایک لاکھ پاکستانی فوج وہاں بھیج دی جاتی تو سعودی عرب کو کسی دوسرے ملک سے امداد طلب کرنے کی ضرورت ہی نہ پڑتی۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعظم میاں نواز شریف نے اپنی پہلی نشری تقریر میں عراقی ظلم واستبداد کی مذمت کی اور بڑی جرأت سے مظلوم کی حمایت کا اعلان کیا۔ پھر بھی ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ حکومت افرادی قوت کی ضرورت کے پیش نظر فوری طور پر رضاکاروں کو بھرتی کرکے تربیت دے اور بوقت ضرورت انہیں تحفظ حرمین شریفین کے لیے بھیجنے کی تیاریاں مکمل رکھے۔ اس ضمن میں ایک لاکھ نوجوانانِ اہلحدیث ہر وقت قربانی دینے کے لیے تیار ہیں۔ انہوں نے ملک میں کویت سے واپس آتے ہوئے تارکینِ وطن کی زبوں حالی پر اظہارِ افسوس کرتے ہوئے حکومت سے ان کی بحالی کا مطالبہ کیا۔

بعض تنظیموں کی طرف سے عراقی اقدام اور مؤقف کی حمایت میں دلائل پر تبصرہ کرتے ہوئے علامہ مدنی نے کہا کہ یہ تلخ حقیقت ہے کہ مٹھی بھر افراد "صدام قدم بڑھاؤ ہم تمہارے ساتھ ہیں" کا نعرہ لگا رہے ہیں۔ یہ ان عناصر کی بغض وکدورت کا منطقی نتیجہ ہے تاہم تاریخ اور مذہب کا یہ فیصلہ ہے کہ ظالم، غاصب اور جابر کے حامی کا جرم خود جارح سے بڑا ہوتا ہے۔ کویت میں عراقی فوجوں نے جس طرح مظالم ڈھائے، انسانیت سوز سلوک کیا، مسلمان عورتوں کی عصمت دری ہوئی، اور ایک روایت کے مطابق ایک پاکستانی خاندان سے دو نوجوان لڑکیاں بطور تحفہ مانگی گئیں، ان حالات میں کوئی غیور اور ذی ہوش مسلمان عراقی اقدام کی حمایت کے بارے میں تو سوچ بھی نہیں سکتا۔ چہ جائیکہ وہ عراق کی حمایت میں نعرے لگائے۔ انہوں نے اس امر پر بھی اظہار افسوس کیا کہ جماعت اسلامی جیسی جہاد

کا درس دینے والی نیم سیاسی، نیم مذہبی جماعت بھی نامعلوم کیوں سعودی عرب اور کویت کی مخالفت پر تل گئی ہے، اور سعودی عرب میں امریکی افواج کی موجودگی کو بہانہ بنا کر سعودی حکومت پر طعن و تشنیع کے تیر برسا رہی ہے۔ حالانکہ اسے مستحکم و مضبوط کرنے والے ممالک میں سعودی عرب اور کویت ہی تو سرِفہرست ہیں۔ اور انہی کی امداد سے اس جماعت نے بڑے بڑے مراکز، دفاتر، اور اپنے رسالے وغیرہ مضبوط کیے۔ لیکن افسوس ناک بات یہ ہے کہ صدام حسین، جسے سعودی عرب اور کویت نے دس سال تک غیر مشروط امداد دی، کی طرح یہ جماعت بھی بے وفا ثابت ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ جماعت اسلامی کا دعویٰ ہے کہ امریکی افواج حرمین شریفین میں ہیں، حالانکہ یہ افواج دمام میں حرمین شریفین سے ڈیڑھ ہزار کلومیٹر دور ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اندرخانے سوڈان کے حکمران، اردن کے شاہ حسین اور قاضی صاحب کے درمیان سعودی عرب اور کویت کے تیل پر عراق سے سودے بازی ہو چکی ہے۔ لیکن شمع توحید کے پروانے یہ خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہونے دیں گے۔ "جہادِ افغانستان اور کشمیر" کے حوالے سے، جماعت اسلامی کی مسلمہ خدمات سے متعلق ایک سوال کے جواب میں علامہ مدنی نے کہا کہ اگر وہ "دوہرے معیار" پر یقین نہیں رکھتے تو پھر نام نہاد "میثاق بغداد" کے تحت کویت کو عراق کا حصہ کیوں سمجھتے ہیں؟ اور یہ بات قاضی صاحب ایک انٹرویو میں کہہ چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ شاید جماعت اسلامی کی یہی تھیوری تھی کہ وہ تقسیم ہند کے خلاف تھی اور آج بھی ان پر الزام ہے کہ وہ دل سے پاکستان کو تسلیم نہیں کرتے۔ کشمیر اور افغانستان کے زبانی جہاد سے محض سیاسی دکانداری چمکائی جا رہی ہے اور دیگر قسم کے مفادات حاصل کیے جا رہے ہیں۔ ورنہ جماعت اسلامی کی قیادت کو یاد رکھنا چاہیے کہ سعودی عرب وہ ملک ہے، جس نے جہادِ افغانستان میں بے پناہ قربانیاں دیں اور سب سے پہلے افغان مجاہدین کی متفقہ عبوری حکومت کو تسلیم کیا۔ جب کہ جماعت اسلامی آج تک حکومت پاکستان سے عبوری افغان حکومت کو تسلیم نہیں کرا سکی۔ علامہ مدنی نے الزام لگایا کہ سعودی عرب نے کشمیر کے لیے جو فنڈ بھیجا، منصورہ نے انہیں ۲۵ فیصد کمیشن منہا کر کے ۷۵ فیصد آگے بھیجا۔ اسی سے اندازہ ہوتا ہے کہ انہوں نے افغان اور کشمیر فنڈ کے ساتھ کیا سلوک کیا ہوگا؟

صدام پاگل ہوگیا ہے

یا بیرونی طاقتوں نے اسے بیوقوف بنایا ہے!

سعودی عرب جانیوالی تمام افواج کی کمان سعودی حکام کے پاس ہے کسی یہودی یا امریکی کے پاس نہیں

"تحفظ حرمین شریفین موومنٹ" کے قائد مولانا محمد مدنی سے جناب ناصر محمود نمائندہ "تکبیر" کا انٹرویو

گزشتہ اگست کی ۲ تاریخ کو عالم اسلام کے ایک اہم رکن ملک کویت پر اس کے پڑوسی ملک عراق نے دن دہاڑے ڈاکوؤں اور دہشت گردوں کی طرح بلا اشتعال چڑھائی کردی اور اس کی تمام دولت پر صدام حسین کی فوجیں ٹوٹ پڑیں۔ اس کے ساتھ ہی اس نے سعودی عرب کو اپنا اگلا نشانہ بنانے کے لیے اپنی افواج اس کی سرحدوں پر جمع کرنا شروع کردیں جس کی بنا پر سعودی حکومت نے فوری طور پر امریکی افواج کو اپنے ملک کی حفاظت کے لیے خلیج پہنچنے کی دعوت دے دی۔ اس صورتحال کو دیکھ کر پاکستان کے بعض مذہبی اور سیاسی حلقے کھلم کھلا صدر صدام حسین کی حمایت پر کمربستہ ہوگئے۔ ان حالات میں علامہ محمد مدنی صاحب نے جو متحدہ جمعیت اہلحدیث کے ایک معروف رہنما اور جہلم میں "جامعۃ العلوم الاثریہ" کے سرپرست ہیں، بڑی جرأت اور دلیری کے ساتھ سعودی عرب کی حمایت میں ایک باقاعدہ مہم کا آغاز کیا اور راولپنڈی میں "تحفظ حرمین شریفین موومنٹ" کی بنیاد رکھی۔ اس کے بعد ملک بھر کا دورہ کرکے مختلف شہروں میں اس کی شاخیں اور دفاتر قائم کیے۔ انہوں نے احتجاجی جلسے جلوس، سیمینار اور پریس کانفرنسوں کے انعقاد کے

علاوہ مساجد میں تقریریں کرنے اور جمعۃ المبارک کے خطبات کے ذریعے اس مسئلے کو اجاگر کیا، جس کے نتیجے میں عام لوگوں کو کویت اور سعودی عرب کے خلاف عراقی جارحیت اور اس کے اصل عزائم کا ادراک ہوا۔ ان کی اس تحریک سے پورا ملک اس ظلم اور زیادتی کے خلاف سراپا احتجاج بن گیا۔ تحفظ حرمین شریفین موومنٹ کے قائد مولانا محمد مدنی نے عرب میں ایم اے کیا ہے اور فاضل مدینہ یونیورسٹی ہیں۔ جہلم میں آپ کے مدرسے کی بنیاد امام کعبہ کے دست مبارک سے رکھی گئی تھی۔ گزشتہ ہفتے آپ کی کراچی آمد پر "تکبیر" سے ہونے والی خصوصی ملاقات میں جن اہم امور پر گفتگو ہوئی، اس کی تفصیلات ذیل کی سطور میں پیش کی جا رہی ہیں:

س: سعودی عرب میں امریکہ اور دیگر یورپی ملکوں کی افواج کی آمد کے سلسلے میں خود حکومت سعودیہ کا اپنا موقف کیا ہے۔ اس بارے میں آپ کچھ روشنی ڈالنا پسند کریں گے؟

ج: اس سلسلے میں سب سے بڑی اور بنیادی بات یہ ہے کہ عراق نے اچانک اور غیر متوقع طور پر کویت پر غاصبانہ قبضہ کیا اور اس کا اگلا اقدام یقینی طور پر سعودی عرب پر قبضہ کرنا اور اسے ظلم کا نشانہ بنانا تھا۔ کیونکہ اس کا مقصد تیل کی پوری دولت پر قبضہ کرنا تھا، جس کے ذریعے وہ اپنے آپ کو بہت بڑی طاقت بنانا چاہتا ہے۔ اس صورت حال میں کویت پر کیا گزری؟ وہاں ایسا ظلم و ستم ہوا اور ایسی لوٹ کھسوٹ ہوئی کہ ہر قسم کی چیزیں لوٹ کر بغداد پہنچا دی گئیں حتیٰ کہ بعض ایسی مشینریاں، جو وہاں کام کر رہی تھیں، انہیں اکھاڑ لیا گیا اور دیگر تمام قسم کا گھریلو سامان بھی چرا کر بغداد پہنچا دیا گیا۔ غرض یہ کہ وہ لوٹ مار ہوئی، جو شاید تاریخ میں کہیں اور نظر آئے گی۔ بعض عینی گواہوں کے مطابق عورتوں کی عصمتیں تک نہ بچ سکیں۔ اس لحاظ سے تاریخ کا سب سے بڑا ظلم کویت کو سہنا پڑا اور پوری دنیا اکٹھی ہو کر بھی اس کے آنسو نہیں پونچھ سکی۔ صرف بیانات اور میٹنگوں کی حد تک باتیں ہوتی رہی ہیں اور ایک خوف سا طاری ہے کہ اگر معمولی سی لغزش بھی ہوئی تو عالمی جنگ چھڑ جائے گی۔ ان تمام واقعات پر سوائے رنج و غم کے اور کچھ نہ ہو سکا۔ انہی حالات کو بھانپتے ہوئے اور دور اندیشی سے کام لیتے ہوئے ملک فہد نے اپنے حلیف ملکوں کو اپنے تعاون کے لیے بلایا اور ان کا یہ حق بنتا تھا، کیونکہ

اقوام متحدہ کا منشور بھی اس کی اجازت دیتا ہے۔ اب بروقت وہاں کون پہنچا؟ مصر اور شام کے علاوہ امریکہ سریع الحرکت ہونے کی وجہ سے اپنی فوجوں کو وہاں بھیجنے میں کامیاب رہا۔ پاکستان اور بنگلہ دیش وہاں پہنچے، لیکن بہت دیر سے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ سعودی حکومت نے بہت بڑی حکمتِ عملی سے کام لیتے ہوئے اپنی جان و مال کی حفاظت کی ہے۔

س: بعض حلقوں کی جانب سے کیے گئے اعتراض کے مطابق اگر سعودی حکومت امریکہ اور یورپ کی بجائے اسلامی ممالک کی ایک مشترکہ فوج کی تشکیل کے ذریعہ اپنے اس دفاع کا انتظام کرتی، تو اسے اس تنقید کا سامنا نہ کرنا پڑتا، جو موجودہ صورتِ حال میں درپیش ہے۔ آپ کا اس بارے میں کیا خیال ہے؟

ج: اس کے جواب میں یہ کہوں گا کہ سعودی عرب مسلسل دس سال تک عراق کی امداد اسی بنیاد پر کرتا رہا کہ ہم مضبوط ہو جائیں۔ عرب ممالک نے اور خصوصاً سعودی عرب اور کویت نے اپنی بے پناہ دولت خرچ کر کے عراق کو اپنا حقیقی بھائی سمجھتے ہوئے اتنا مضبوط کر دیا تھا کہ اس کے پاس بے پناہ فوج ہو گئی، اسلحہ کی فیکٹریاں لگ گئیں، میزائل اور اعلیٰ قسم کا اسلحہ اس نے خود تیار کرنا شروع کر دیا، اس کے علاوہ دیگر ممالک سے بھی جدید اسلحہ خرید کر اسے اسلحہ کا اسٹور بنا دیا۔ سعودی عرب کا خیال تھا کہ مسلمانوں کی ایک بہت بڑی طاقت بن کر ہم غیر مسلموں کو آنکھیں دکھا سکیں گے، لیکن یہ ساری جدوجہد "سر منڈاتے ہی اولے پڑنے" کے مترادف ثابت ہوئی اور عراق نے اسرائیل یا دیگر غیر مسلم طاقتوں کو کوئی گزند پہنچانے کے بجائے الٹا اپنے ہی عرب اور مسلمان بھائیوں کی تباہی و بربادی شروع کر دی۔ سعودی عرب کی مشترکہ دفاع کے لیے کی جانے والی ساری کوششیں برباد ہو گئیں اور اس کے خوابوں کی تعبیر پوری نہ ہو سکی۔ اب اسے شدت سے احساس ہو گیا ہے۔ لہٰذا اس نے دس لاکھ سعودی نوجوانوں کو فوراً بھرتی کر لیا ہے، جن کی فوجی تربیت پر دن رات محنت ہو رہی ہے اور اب وہ اس فکر میں ہیں کہ جلد از جلد اتنی کافی طاقت بن جائیں کہ دوسروں کی محتاجی کی ضرورت باقی نہ رہے۔ ہم اُمید کرتے ہیں کہ بدر و حنین کے فاتحین کے ورثا ایک بار پھر انگڑائی لیں گے اور اسرائیل اور یہود و نصاریٰ کو نیچا دکھا سکیں گے، یہی چراغ جلیں گے تو روشنی ہو گی۔

س: کچھ حلقوں کا موقف یہ ہے کہ عراقی صدر صدام حسین کی جانب سے کویت پر کیے گئے حملے اور اس کے اتحادیوں کی طرف سے عراق کے خلاف کیے گئے اقدام کے پیچھے باقاعدہ سازش کارفرما تھی اور یہ سارا ڈرامہ خلیج کے تیل کی دولت